دل کی بات

پیپلز پارٹی کے سرگرم رہنما جناب محمد فاروق خان لغاری بھاری ووٹ لے کر جمہوریہ پاکستان کے صدر منتخب ہوگئے۔ اور ملک میں ایک مضبوط حکومت قائم ہوگئی۔ صدر اور وزیراعظم دونوں پیپلز پارٹی کے ہیں۔ اسلئے پی پی پی کی حکومت مطلق العنانی میں اب کئی اتفاق لیگ یا بے اتفاق لیگ نہ توروڑے اٹکا سکے گی نہ آڑے آسکے گی اور نہ پاڑے ڈال سکے گی۔ صدارت کے امیدوار تو بہت تھے مگر ان میں نواب زادہ نصراللہ خان (جاگیردار) نواب اکبر بگٹی (سردار اور جاگیردار) اور فاروق خان لغاری بھی (سردار اور جاگیردار) پیش پیش تھے۔ اول الذکر دونوں بزرگ آخروقت تک کھڑے رہے لیکن نہ جانے کیوں وہ دو ہی دن پہلے بیٹھ گئے۔ شاید وہ طبعاً خاک نشینی پسند کرتے ہیں اسلئے بیٹھ گئے یا وہ خاکی رنگ جو ان کو بہت پسند ہے اس کی کشش نے انہیں خاک نشیں بنا دیا۔ یا خاکی رنگ ان پر بھی چھا گیا ہو اور اس خاکساری میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سرداری اور جاگیرداری کی قدر مشترک نے اپنا رنگ جما کر کوئی محفل برمادی ہو۔ جسمیں چند مولوی نما چہرے بھی "شامل واجا" ہوں اور یوں یہ مقابلہ خاک نشینوں کی خاکساری سے متفقہ امیدوار تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا ہو۔ بہر حال یہ جمہوری تماشا (بہ قول علامہ اقبال) دو سو گدھوں کے مغز سے کوتہ پختہ سفوف کردہ حبوب ساختہ استعمال کے قابل بنا دیا گیا ہے۔

علماء جمہوریت نے پیپلز پارٹی کے فاتح صدر مملکت کو جن کے وعدوں کے ایفا کی یقین دہانی کے عوض ووٹ دیا ہے ان میں سب سے اہم آئین کی اسلامی دفعات کو برقرار رکھنے کا مسئلہ ہے۔ اللہ کرے وہ اپنے بلند مقصد میں کامیاب ہو جائیں مگر موجودہ کافرانہ جمہوری نظام کے تحت موعودہ کامیابی کے امکانات اور مطلوبہ نتائج کا غیر فطری امر ہے۔ اصل مسئلہ آئین میں اسلامی دفعات اور ترامیم کا برقرار رہنا نہیں بلکہ ان پر عملدرآمد ہے۔ چونکہ ہمارے حکمران، سیاست دان اور سیاسی جماعتیں سیکولر ہیں اور وہ ملک میں سیکولر نظام کے استحکام کیلئے ہی سرگرم ہیں اسلئے ان سے نفاذ اسلام یا آئین کی اسلامی دفعات پر عملدرآمد کی توقعات وابستہ رکھنا پرلے درجے کی حماقت ہے۔ بہر حال اب بھی علماء جمہوریت اور ملک کی دینی جماعتوں کو باہم مل بیٹھ کر مستقبل میں ملک کی سیاست میں اپنے مؤثر کردار کا واضح تعین کر لینا چاہیئے ورنہ حالات جس رخ پر جا رہے ہیں اس میں ان کے گرد مشکلات کا گھیرا مزید تنگ ہو رہا ہے۔

ہمارے لئے پیپلز پارٹی اور اس کی قیادت کے عزائم نئے نہیں۔ اور نہ ہی ہم انکے بارے میں کسی خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ بے نظیر صاحبہ جناح اور علامہ اقبال کا اسلام لانا چاہتی ہیں "روشن خیال

اسلام "......... جس کا مظاہرہ اپنے اقتدار کے جشن فتح کے موقع پر (ایک فرانسیسی اخبار کی رپورٹ کے مطابق) محفل ناؤنوش برپا کر کے وہسکی کے جام ٹکرا کر کیا گیا۔ سود کو حلال قرار دینے والے اور امریکہ کی طرف سے پاکستان کو دہشت گرد قرار دینے کی حمایت کرنے والے سردار آصف احمد علی کو وزیر خارجہ بنایا گیا۔ پاکستان میں دوسری مرتبہ اس غلطی کو دہرایا گیا ہے۔ قیام پاکستان کے وقت قادیانی سر ظفر اللہ کو وزیر خارجہ بنایا گیا تھا۔ ابھی تک ہم ان کے پہنچائے ہوئے نقصانات کا ازالہ نہیں کر پائے تھے کہ یہ دوسری آفت سر پر آن پڑی۔ ٹیلی ویژن پر بے حیائی کے فروغ کے لئے سب دروازے کھول کر اسے آزاد کر دیا گیا ہے۔

ایٹمی پالیسی کو امریکہ کے تابع کر کے تمام پابندیوں کو قبول کر لیا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی اقتدار سے محروم ہو تو پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے اور ہزار سال تک بھارت سے جنگ کرنے کے اعلانات کئے جاتے ہیں۔ برسر اقتدار ہو تو سب کچھ رول بیک کر دیا جاتا ہے۔ ایٹم پاکستان کی ضرورت ہے۔ اگر اس خطہ کو ایٹمی صلاحیت سے پاک کرنا ہے تو پھر بھارت پر بھی پابندی عائد کی جائے۔ موجودہ صورت حال کا فوری تقاضا یہ ہے کہ پورا ملک اس اصولی مطالبے پر اٹھ کھڑا ہو کہ یکطرفہ فیصلہ ہم ہرگز قبول نہیں کریں گے۔

ایک طرف کشمیر کی آزادی اپنے آخری مراحل میں ہے تو دوسری طرف بین الاقوامی سازشیں بھی عروج پر ہیں۔ روز اول سے کشمیریوں کا موقف رہا ہے کہ وہ پاکستان سے الحاق چاہتے ہیں یا پھر انہیں استصواب رائے کا حق دیا جائے۔ ان کے اس حق اور مطالبے کو اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل نے بھی تسلیم کیا مگر اب معاملہ یکسر مختلف ہے۔ کشمیریوں کی طویل جدوجہد آزادی، قربانی اور ایثار کو نظر انداز کر کے مختلف قسم کی باتیں کی جا رہی ہیں۔ اور ان کی قربانیوں کو برباد کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ امریکہ کشمیر میں اپنے اڈے قائم کرنا چاہتا ہے۔ خود مختار کشمیر کا نعرہ دیکر سیاچن اور واخان تک کے علاقے کو یکجا کر کے اس پورے خطہ پر اپنی نگرانی چاہتا ہے۔ "تھرڈ آپشن" کی بات کی جا رہی ہے۔ ہم ان تمام تجاویز کو جہاد کشمیر کے خلاف یہود و نصاریٰ کی کھلی سازشیں قرار دیتے ہیں۔ مسئلہ کشمیر کا حل صرف اور صرف یہ ہے کہ کشمیریوں کو اپنے معاملات خود نمٹانے کا حق دیا جائے۔ وہ کس طرح اپنا حق چاہتے ہیں اور کس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اس کا فیصلہ وہ خود کریں گے۔ موجودہ حکومت اس معاملے میں بھی امریکی پالیسیوں پر کاربند ہے جو کشمیریوں کے ساتھ غداری کے مترادف ہے۔ ہم جہاد کشمیر میں کشمیریوں کے ساتھ ہیں اور ہر سازش کو ناکام بنانے کے لئے ان کے ممد و معاون ہیں۔

تمام ماتحت مجالسِ اُحرارِ اسلام کے لئے نہایت اہم اعلان

بعض سنگین اور ناگزیر وجوہات کے تحت مرکزی مجلس عاملہ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان نے اپنے ہنگامی اجلاس منعقدہ ۱۸، ۱۹ نومبر ۱۹۹۳ء ملتان میں فیصلہ کیا ہے کہ

مسجد احرار ربوہ میں

ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سیّد

عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

آئندہ مستقل خطبۂ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔!

مجلس عاملہ کے فیصلے کیمطابق

- مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار میں تعلیم و تربیت اور تبلیغ کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے فوری طور پر درج ذیل حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور مسجد و مدرسہ میں نیا عملہ متعین کر دیا گیا ہے۔

- ابنِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ (بانی و مہتمم مسجد احرار۔ ربوہ) ـــــــ سرپرست
- ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سیّد عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ ـــــــ خطیب مسجد احرار
- مولانا محمد مغیرہ ـــــــ ″
- مولانا محمد اسحٰق سلیمی مدظلہٗ ـــــــ نگران امورِ عام و خلص

معاونین عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری، ابوسفیان تائب، حافظ ہارون الرشید، حافظ محمد کفایت اللہ۔

مدرسین درجہ حفظِ قرآن، حافظ محمد علی، حافظ عبدالعلیم

پرائمری سکول کا اجراء مارچ ۱۹۹۴ میں مسجد احرار میں پرائمری سکول کا اجراء بھی کر دیا جائے گا۔ **اہم گزارش** ـــــــ آئندہ مسجدِ احرار کے لئے جملہ رقوم بنام سیّد عطاء المحسن بخاری ارسال کی جائیں۔ **نوٹ** مدرسہ و مسجد کے جملہ اُمور کے سلسلہ میں درج بالا کمیٹی کے علاوہ کسی اور شخص سے رابطہ، معاملہ یا مشورہ نہ کیا جائے۔ ورنہ اِدارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

منجانب ناظم، شعبۂ تبلیغ **تحریک تحفظِ ختمِ نبوۃ۔ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان** رابطہ فون ملتان ۵۱۱۹۶۱ - ربوہ - ۸۸۶